خطبہ جمعہ

۱۸۔ نومبر ۱۹۱۰ء حضرت امیر المومنین نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی پر تقریر فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ عدل ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ شیعہ نے بھی باوجود اللہ کی تمام صفات سے بے پرواہی کرنے کے اسے ارکان اربعہ (توحید۔ عدل۔ نبوۃ۔ امامت) مین شمار کیا ہے۔

عدل کیسا اچھا ہے۔ اس کا اندازہ شاید تم لوگ کر سکو کیونکہ تم مین سے کم ہین جنھون نے وہ زمانہ دیکھا جب کہ حکام کو بھی ننگ و ناموس کا خیال نہ تھا۔ رعیت کے کسی فرد کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ مین کس چیز کا مستحق ہون اور بادشاہ کس کا۔ باپ کا بدلہ نہ صرف بیٹون سے بلکہ ملک والون سے بھی لیا جاتا تھا۔ مگر اب امن کا راج ہے اور عدل ہو رہا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر چاہیئے۔

ہر شخص اپنے نفس پر غور کرے کہ وہ نہین چاہتا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کو کوئی دکھ دے یا ان کے ساتھ بے جا سختی کرے پس وہ آپ بھی کیون کسی کے بیٹے یا بیٹی کو دکھ دے یا اکل مال بالباطل کرے یا کسی کی حق تلفی کا مرتکب ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ کہ مومن ہی نہین ہوتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہین کرتا جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ہم غلام سے جیسا کام لینا چاہتے ہین۔ مناسب ہے۔ کہ ہم بھی جس کے نوکر ہین ویسا ہی کام کرین۔ مین تمسکو نصیحت کرتا ہون۔ کہ اپنے تمام تعلقات مین مخلوق سے ہون یا خدا سے عدل مدنظر رکھو۔ اور میری آرزو ہے۔ کہ مین تم مین سے ایسی جماعت دیکھون۔ جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولا نے مجھ پر بلا امتحان اور بغیر میری محنت کے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہین اور بغیر میرے مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دئے ہین۔ جن کو مین گن بھی نہین سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتون کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔

وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے۔ اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے۔ اور آپ ہی آرام دیتا ہے اس نے مجھ کو بہت سے مکانات دئے۔ بیوی بچے دئے۔ مخلص اور سچے دوست دئے۔ اتنی کتابین دین۔ اتنی کتابین دین کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت صحت۔ علم اور سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے (اور مین اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امیدین رکھتا ہون کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا) کہ تم مین سے اللہ کی محبت رکھنے والے۔ اللہ کے کلام سے پیار کرنے والے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے محبت رکھنے والے اللہ کے فرمانبردار۔ اللہ اس کے خاتم النبیین کے سچے متبع ہون اور تم مین سے ایک جماعت ہو۔ جو قرآن مجید اور سنت نبوی پر چلنے والی ہو اور مین دنیا سے رخصت ہون۔ تو میری آنکھین ٹھنڈی ہون اور میرا دل ٹھنڈا ہو۔

دیکھو! مین تم سے کوئی اجر نہین مانگتا۔ نہ تمہارے نذر و نیاز کا محتاج ہون۔ مین تو اس بات کا امیدوار بھی نہین کہ کوئی تم مین سے مجھ کو سلام کہے۔ اگر چاہتا ہون تو صرف یہی کہ تم اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہو کر دنیا کے تمام گوشون مین بقدر اپنی طاقت و فہم کے امن و آشتی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پہونچاؤ۔

اطلاع ضمیمہ درس قرآن اس ہفتہ شائع نہین ہوا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ تیئیس ۲۳ پارے مکمل تیار ہین ان کی قیمت دو روپے چھ آنے ہے۔

تیسری آواز مجھ کو بدر کی جدید سکیم کی قیمت پر اس کی خریداری منظور ہے اور اس کا خیر مقدم کرتا ہون اللہ تعالیٰ کے فضل اور خاص نصرت اس کے شامل حال ہو۔

(غلام رسول انسپکٹر موگا)

چوتھی آواز جناب من! آپ کا اپیل منظور ہے سال آئندہ کیواسطے اخبار بدر معہ ضمیمہ کے دس روپے ادا کرونگی (محمد امیر ۹۳)

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

پنجاب میں سنہ ۱۹۱۱ء کی عدالتی چھٹیاں

۲ جنوری کو روز اعلان اور ۱۰ و ۱۱ مارچ کو کارروائی مردم شماری کے متعلق رکھی گئی ہیں اور دس عیسائیوں کی تعطیلیں ۔ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مارچ کو گوڈ فرائیڈے ۔ شنبہ ماقبل ایسٹر و دوشنبہ ایسٹر اور ۲۳ سے ۳۰ دسمبر تک ۔ بڑے دن کے ہفتہ کی بابت منظور ہوئی ہیں ۔ مسلمانوں کی ۱۴ چھٹیاں ہیں ۔ جن میں سے پانچ ۷ سے ۲ جنوری تک محرم ۔ ۱۴ مارچ کو بارہ وفات ۔ ۱۰ اگست کو شب برات ۲۲ دسمبر کو جمعۃ الوداع ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو عید الفطر ۔ یکم و ۲ دسمبر کو عید الضحیٰ کے واسطے مخصوص کی گئیں ہندوں کو ۱۵ تعطیلیں دوران سال میں ملی ہیں ۔ جو ۴ فروری کو بسنت پنچمی ۔ ۷ فروری کو شیوراتری ۔ ۱۴ مارچ کو ہولی ۔ ۶ اپریل کو درگا اشٹمی ۔ ۱۳ اپریل کو بیساکھی ۔ ۷ جون کو نرجلا اکادشی ۔ ۱۱ جولائی کو بیاس پوجا ۔ ۱۰ اگست کو سلونو ۔ ۱۷ اگست کو جنم اشٹمی ۔ ۷ ستمبر کو اننت چودس ۔ ۲۹ و ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو دسہرہ ۔ ۲۱ اکتوبر کو دیوالی اور ۲۴ اکتوبر کو یم دوت کے تہواروں کے ناموں میں ان ساری چھٹیوں کا مجموعہ ۱۰ اگست کو سلونو و شب برات ایک روز آپڑنے سے ۲۹ رہ گیا ہے مگر حیرت ہے ۔ کہ سکھوں کا کوئی تہوار اس میں شامل نہیں ۔ (ایڈیٹر)

ایک عمدہ تحریک

کلام پاک کے وہ خاص خاص حصے جنمیں ارکان مذہب کی تعلیم ہے اور جن میں خدا کے وجود اور توحید کے متعلق موجودات سے ثبوت دیا گیا ہے ۔ ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں اردو اور بھاشا کے ترجموں اور مختصر شرحوں کے ساتھ طبع کرا کر تقسیم کرانا چاہیئے (۲) خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ اور خلفاء راشدین اور قرن اول کے خاص خاص مسلمانوں کے وہ حالات زندگی جن سے ان کی عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت ملتا ہو ۔ چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا ۔ (۳) اسلام کے اصول اور اس کی خوبیاں اور اس نے نوع انسان کے اخلاق اور تمدن پر جو عمدہ اثر ڈالا ہے ۔ ان امور کو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا ۔ (۴) مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہیں ان کی تردید مہذب الفاظ میں لکھ کر رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا ۔ (۵) جہاد ۔ غلامی ۔ اور مسئلہ ازدواج وغیرہ کے متعلق جو اعتراضات مخالفین اسلام یا دیگر مذاہب کے علماء نے کئے ہیں اور ان کے جو جوابات ہماری قوم کے علماء اور اکابر نے دئے ہیں ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر اور خاص کر تعلیمیافتہ گروہ میں تقسیم کرنا (۶) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشن کا کام محض وعظ اور لکچر پر محدود نہیں رہنا چاہیئے ۔ اور نہ اپنے مشنریوں کو محض دورہ پر قناعت کرنا چاہیئے

مشنریوں کے فرائض

بلکہ ہونا یہ چاہیئے ۔ کہ جس مقام اور نواح میں اس کام کی ضرورت معلوم ہو ۔ وہاں جا کر آپ کے مشنری قیام کریں اور وہاں کے لوگوں میں رہ کر نہ صرف وعظ و تلقین کے ذریعہ سے بلکہ اپنی اسلامی زندگی کی مثال سے ان پر اثر ڈالیں خوب یاد رکھئے کہ محض دورہ کرنے اور دعوت کی روٹیاں کھانے سے مشن کا کام نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا ۔ عام لوگ توحید اور اسلامی شریعت کی خوبیوں کو محض منطقی دلائل کے ذریعہ سے نہ کبھی سمجھے ہیں اور نہ اب سمجھیں گے ۔ البتہ اگر توحید اور اسلامی شریعت کو ذاتی عمل کے دلائل سے جاہل لوگوں کے دل و دماغوں کے سامنے پیش کیا جاوے تو ضرور اثر ہو گا ۔ آپ کے مشنری مختلف مقامات میں جا کر قیام کریں اپنی محنت سے بسر اوقات کریں ۔ غریبوں کی بیماری میں مدد کریں ۔ ان کے روزانہ کاروبار میں ان کو نیک صلاح دیں ۔ ظالم عہدہ داروں کی سختی سے ان کو پناہ دینے کی کوشش کریں ۔ غرضیکہ اپنے برتاؤ اور طرز عمل میں عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت دیں ۔ (صاحبزادہ آفتاب احمد علیگڈھ)

انجمن راجپوتان

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے ۔ جملہ احمدی راجپوت بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ اس جلسہ پر سب کے سب احمدی راجپوت بھائی تشریف لادیں اور پچھلے سال میں انجمن راجپوتان کی بنیاد حسب ارشاد چند معزز احمدی راجپوت بھائیوں کے ڈالی گئی تھی اسی سے اس سال عملی طور پر حصہ لیا جاوے ۔ انجمن راجپوتان کے مینجنگ کمیٹی کے ممبران کے نام پہلے بذریعہ چھپے ہوئے فارم اغراض و مقاصد انجمن اور اس کے بعد بذریعہ کارڈوں کے اطلاع دے دیگئی ہے کہ جملہ ممبران اپنے اپنے علاقہ سے چندہ جمع کر کے لادیں اب اسی اخبار کے ذریعہ سب ممبروں کی خدمت میں التماس ہے کہ جلسہ پر تشریف لاتے وقت اپنی قومی یادگار کو زندہ رکھنے کے چندہ انجمن راجپوتان کا خیال دل سے نہ بھلا دیں والسلام

بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی ۔ سکرٹری انجمن راجپوتان

جلسہ کی تاریخیں ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ دسمبر مقرر ہوئی ہیں

مدینۃ المسیح

سیدنا امیر المؤمنین کو آہستہ آہستہ صحت ہو رہی ہے ۔ پہلے سے بہت آرام ہے ۔ زخم میں انگور آرہا ہے اس ہفتہ آپ کو بخار بھی ہوجاتا رہا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بڑی توجہ و اخلاص کے ساتھ معالجہ کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت بخشیگا احباب بہت بہت دعائیں کریں ۔

جن احباب نے آپ کی مزاج پرسی فرمائی ہے آپنے ان کے ناموں کی فہرست سنکر فرمایا کہ ہماری طرف سے ان تمام دوستوں کا جن میں عظیم الشان انسان سید محمد احسن صاحب امروہوی ہیں شکریہ ادا کر دیا جائے اور یہ کہ ہم انشاء اللہ اس کے بدلے میں ان کے لئے دعا فرمائینگے ۔

(۲) مفتی محمد صادق صاحب مکرم ۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے ساتھ ۲۶ ۔ نومبر یوم الجمعہ بخیر و عافیت واپس تشریف لائے ہیں ۔ اس سفر میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی ہے ۔ کئی سعید روحیں بیعت کے لئے تیار ہو گئیں اور کئی لوگوں نے جو اس سلسلہ کے شدید مخالف تھے آپ کے موعظہ حسنہ کو سن کر بیعت کی ۔ چنانچہ ایک مخالف جو بذریعہ تار فیس مقررہ بھجوا کر مولوی ثناء اللہ صاحب کو منگوانا چاہتا تھا آپ کی مجلس وعظ میں کھڑا ہو گیا ۔ اور ایسا متاثر ہوا اور خدا کے فضل نے ایسی دستگیری کی کہ وہیں بیعت کا خط لکھدیا اور وہ حلقہ سلسلہ احمدیہ میں خروج کا ارادہ کیا ۔ آپنے اس سفر میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور نبی کریم کی صداقت کا ثبوت دیا اور لوگوں کو سمجھایا کہ مسیح موعود اور اس کے زمانے میں کے نشانات بھی در اصل نبی کریم صلے اللہ ہی کی پیشگوئیوں کا ظہور ہے پس انپر ایمان لانا گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق ہے اور ان سے انکار اسی سید المرسلین کی تکذیب ہے اس ہزار میل کے سفر کے مفصل حالات آپ خود ہی لکھیں گے اور بہتر ہے کہ اس کا نام الف سیلہ ہو فی الحال یہ اطلاع ہی کافی ہے کہ ۸ ۔ روانگی ۹ ۔ بدھ ۔ شاہجہانپور ۔ ۱۰ ۔ جمعرات ریل میں گذر گیا ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ مونگھیر ایام جلسہ ۔ ۱۵ ۔ ریل میں ۔ ۱۶ ۔ سورج گڑھ ۔ اور ۱۷ و ۱۸ بھاگلپور ۔ ۱۹ ۔ ریل ۔ ۲۰ ۔ بنارس ۔ ۲۱ ریل ۲۲ چڑیا کوٹ ۔ ۲۳ الہ آباد لکچر ۔ ۲۴ ریل ۔ ۲۵ ۔ قادیان

مبارک

جناب اخوند صاحب پیر فرمانشاہ صاحب کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے نیک اور

پنجاب میں سنہ ۱۹۱۱ء کی عدالتی چھٹیاں

۲ جنوری کو روز اعلان اور ۱۰ و ۱۱ مارچ کو کارروائی مردم شماری کے متعلق رکھی گئی ہیں اور دس عیسائیوں کی تعطیلیں - ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مارچ کو گوڈ فرائیڈے - شنبہ ماقبل ایسٹر و دو شنبہ ایسٹر اور ۲۳ سے ۳۰ دسمبر تک بڑے دن کے ہفتہ کی بابت منظور ہوئی ہیں - مسلمانوں کی ۱۴ چھٹیاں ہیں - جن میں سے پانچ ۷ سے ۲ جنوری تک محرم - ۱۴ مارچ کو بارہ وفات - ۱۰ اگست کو شب برات ۲۲ دسمبر کو جمعۃ الوداع ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو عید الفطر - یکم اور ۲ دسمبر کو عید الضحےٰ کے واسطے مخصوص کی گئیں - ہندوؤں کو ۱۵ تعطیلیں دوران سال میں ملی ہیں - جو ۴ فروری کو بسنت پنچمی - ۱۷ فروری کو شیوراتری - ۱۳ مارچ کو ہولی - ۶ اپریل کو درگا اشٹمی - ۱۳ اپریل کو بیساکھی - ۷ جون کو نرجلا اکادشی - ۱۱ جولائی کو بیاس پوجا - ۱۰ اگست کو سلونو - ۱۷ اگست کو جنم اشٹمی - ۷ ستمبر کو انت چودس - ۲۹ و ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو دسہرہ - ۲۱ اکتوبر کو دیوالی اور ۲۴ اکتوبر کو یم دوت کے تہواروں کے نام سے ہیں ان ساری چھٹیوں کا مجموعہ ۱۰ اگست کو سلونو و شب برات ایک روز آپڑنے سے ۲۹ رہ گیا ہے مگر حیرت ہے - کہ سکھوں کا کوئی تہوار اس میں شامل نہیں - (پیسہ)

ایک عمدہ تحریک

کلام پاک کے وہ خاص خاص حصہ جنمیں ارکان مذہب کی تعلیم ہے اور جن میں خدا کے وجود اور توحید کے متعلق موجودات سے ثبوت دیا گیا ہے - ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں اردو اور بھاشا کے ترجموں اور مختصر شرحوں کے ساتھ طبع کرا کر تقسیم کرنا چاہیئے (۲) خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ اور خلفاء راشدین اور قرن اوّل کے خاص خاص مسلمانوں کے وہ حالات زندگی جن سے اُن کی عبدیت اور نیابت الٰہی* کا ثبوت ملتا ہو - چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرنا - (۳) اسلام کے اصول اور اُس کی خوبیاں اور اُس نے نوع انسان کے اخلاق اور تمدن پر جو عمدہ اثر ڈالا ہے - اُن امور کو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا - (۴) مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہیں ان کی تردید مہذب الفاظ میں لکھ کر رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا - (۵) جہاد غلامی - اور مسئلہ تعدد ازدواج وغیرہ کے متعلق جو اعتراضات مخالفین اسلام یا دیگر مذاہب کے علماء نے کئے ہیں اور ان کے جو جوابات ہماری قوم کے علماء اور اکابر نے دئے ہیں ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر اور خاص کر تعلیم یافتہ گروہ میں تقسیم کرنا (۶) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشن کا کام محض وعظ اور لکچر پر محدود نہیں رہنا چاہیئے - اور نہ آپ کے مشنریوں کو محض دورہ پر قناعت کرنا چاہیئے

مشنریوں کے فرائض

بلکہ ہونا یہ چاہیئے - کہ جس مقام اور نواح میں اس کام کی ضرورت معلوم ہو - وہاں جا کر آپ کے مشنری قیام کریں اور وہاں کے لوگوں میں رہ کر نہ صرف وعظ و تلقین کے ذریعہ سے بلکہ اپنی اسلامی زندگی کی مثال سے ان پر اثر ڈالیں خوب یاد رکھئے کہ محض دورہ کرتے اور دعوت کی روٹیاں کھاتے سے مشن کا کام نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا - عام لوگ توحید اور اسلامی شریعت کی خوبیوں کو محض منطقی دلائل کے ذریعہ سے نہ کبھی سمجھے ہیں اور نہ اب سمجھیں گے - البتہ اگر توحید اور اسلامی شریعت کو ذاتی عمل کے دلائل سے جاہل لوگوں کے دل و دماغوں کے سامنے پیش کیا جاوے تو ضرور اثر ہوگا - آپ کے مشنری مختلف مقامات میں جا کر قیام کریں اپنی محنت سے بسر اوقات کریں - غریبوں کی بیماری میں مدد کریں - ان کے روزانہ کاروبار میں ان کو نیک صلاح دیں - ظالم عہدہ داروں کی سختی سے ان کو پناہ دینے کی کوشش کریں - غرضیکہ اپنے برتاؤ اور طرز عمل میں عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت دیں - (صاحبزادہ آفتاب احمد علیگڈہ)

انجمن راجپوتان

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے - جملہ احمدی راجپوت بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے - کہ اس جلسہ پر سب کے سب احمدی راجپوت بھائی تشریف لاویں اور پچھلے سال میں انجمن راجپوتان کی بنیاد حسب ارشاد چند معزز احمدی راجپوت بھائیوں کے ڈالی گئی تھی اسی سے اس سال عملی طور پر حصہ لیا جاوے - انجمن راجپوتان کے مینجنگ کمیٹی کے ممبران کے نام پہلے بذریعہ چھپے ہوئے فارم اغراض و مقاصد انجمن اور اس کے بعد بذریعہ کارڈوں کے اطلاع دے دی گئی ہے کہ جملہ ممبران اپنے اپنے علاقہ سے چندہ جمع کر کے لاویں اب اسی اخبار کے ذریعہ سب ممبروں کی خدمت میں التماس ہے کہ جلسہ پر تشریف لاتے وقت اپنی قومی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے چندہ انجمن راجپوتان کا خیال دل سے نہ بھلادیں والسلام

بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی - سکرٹری انجمن راجپوتان

جلسہ کی تاریخیں ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر مقرر ہوئیں

مدینۃ المسیح

سیدنا امیر المؤمنین کو آہستہ آہستہ صحت ہو رہی ہے - پہلے سے بہت آرام ہے - زخم میں انگور آرہا ہے اس ہفتہ آپ کو بخار بھی ہو جاتا رہا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بڑی توجہ و اخلاص کے ساتھ معالجہ کر رہے ہیں اور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت بخشیگا احباب بہت بہت دعائیں کریں -

جن احباب نے آپ کی مزاج پرسی فرمائی ہے آپ نے ان کے ناموں کی فہرست سنکر فرمایا کہ ہماری طرف سے ان تمام دوستوں کا جن میں عظیم الشان انسان سید محمد احسن صاحب امروہوی ہیں شکریہ ادا کر دیا جائے اور یہ کہ ہم انشاء اللہ اس کے بدلے میں اون کے لئے دعا فرمائینگے -

(۲) مفتی محمد صادق صاحب مکرم - مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے ساتھ ۲۶ - نومبر یوم الجمعہ بخیر و عافیت واپس تشریف لائے ہیں - اس سفر میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی عطاء فرمائی ہے - کئی سعید روحیں بیعت کے لئے تیار ہو گئیں اور کئی لوگوں نے جو اس سلسلہ کے شدید مخالف تھے آپ کے موعظہ حسنہ کو سن کر بیعت کی - چنانچہ ایک مخالف جو بذریعہ تار فیس مقررہ بھجوا کر مولوی ثناء اللہ صاحب کو منگوانا چاہتا تھا آپ کی مجلس وعظ میں کھڑا ہو گیا - اور ایسا متاثر ہوا اور خدا کے فضل نے ایسی دستگیری کی کہ وہیں بیعت کا خط لکھدیا اور وہ صلیب سلسلہ احمدیہ میں خرچ کا ارادہ کیا - آپ نے اس سفر میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور نبی کریم کی صداقت کا ثبوت دیا اور لوگوں کو سمجھایا کہ مسیح موعودؑ اور اس کے زمانے کے نشانات بھی در اصل نبی کریم صلے اللہ ہی کی پیشگوئیوں کا ظہور ہے پس اس پر ایمان لانا گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہے اور ان سے انکار اسی سید المرسلین کی تکذیب ہے اس ہزار میل کے سفر کے مفصل حالات آپ خود ہی لکھیں گے اور بہتر ہے کہ اس کا نام الف سیلہ ہو فی الحال یہ اطلاع ہی کافی ہے کہ ۸ - روانگی ۹ - بدھ - شاہجہانپور - ۱۰ - جمعرات ریل میں گذر گیا - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - منگھیر ایام جلسہ - ۱۵ - ریل میں - ۱۶ - سورج گڑھ - اودین - ۱۷ و ۱۸ بھاگلپور - ۱۹ - ریل - ۲۰ - بنارس - ۲۱ ریل ۲۲ چڑیا کوٹ - ۲۳ - الٰہ آباد لکھنؤ - ۲۴ ریل - ۲۵ - قادیان

مبارک

جناب اخوند صاحب پیر فرمان شاہ صاحب کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطاء فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطاء فرماوے نیک اور

کلامِ امیر

فرمایا۔ اسلام مین ہزارون تصانیف ہوئی ہین۔ اکسیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہے۔ کہ تیرہ سو تفسیر قرآن مجید ہے۔ یہ تو اس کے علم کی بات ہے۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اس سے زیادہ بھی لکھی گئی ہون جب تفاسیر کا یہ حال ہے۔ تو اور علوم کی کتب کا کیا حساب کیا جاوے۔ مگر مسلمانون نے ان سے کہان تک فائدہ اُٹھایا جو مجھے بار بار کہتے ہین۔ کہ تم تصنیف کیون نہین کرتے۔ وہ اس پر غور کرین۔ مجھ سے جو سوال کئے جاتے ہین۔ ۹۵ فیصدی ان مین سے ایسے ہوتے ہین۔ جن کے جواب مین اپنی کتابون مین دے چکا ہون۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ کتابیں کم دیکھتے ہین۔

مجھے جہان تک خدا نے توفیق دی ہے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ساری دنیا مین ایک مذہب نہین ہو سکتا۔ اللہ کی اس بے نظیر کتاب (قرآن مجید) کے پہنچانے مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کافی نمونہ ہے۔ آپکے کمالات کا احاطہ اس قدر وسیع ہے کہ اگر مین ساری عمر بھی آپکے کمالات کے بیان کرنے کی راہ پاؤن تو ایک شمہ نہ ادا ہو سکے۔ ایک ایک بات آپ کی ایک ایک حرکت۔ آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے دعاؤن مین کامون مین تعلقات مین اقوال مین افعال مین سو سو اعجازی نشان پائے جاتے ہین۔ یہ شعر جو کہا گیا ہے ع

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

میرے ہی محبوب کیلئے ہے۔

اسلام جیسا کوئی مذہب۔ قرآن جیسی کوئی کتاب اور نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی رسول نہین۔ آپ کی کامیابی کی نظیر نہین ملتی۔ کوئی تاریخ کسی ولی کی کسی نبی کی کسی فلسفی کی کسی حاکم کی کسی شہنشاہ کی ایسی کامیابی نہین دکھاتی۔

پھر آپ پر کتاب وہ اُتری۔ کہ لوگ کہتے ہین۔ حوض کوثر کا بانی یہ کوئی یا سا نہین ہوگا۔ مگر مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پورے یقین کے ساتھ کہتا ہون۔ کہ اس کتاب کو دیکھکر مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہین۔

رافضی کہتا ہے یہ قول عمر کا ہے کہ حسبنا کتاب اللہ۔ مگر کیا قرآن مجید مین نہین۔ اولم یکفہم

غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی کامیاب انسان نظر نہین آتا۔ گر ساری دنیا کو آپنے بھی مسلمان نہ بنایا۔ پھر ہم کیون پریشان ہون کہ فلان مسئلہ کی پوری تحقیق نہیں سوالون کو سُن کر گھبرا جانا اور ایسی پریشانی دکھانا مومن کو جائز نہین۔ صحابہ کے پاس کتنی کتابین تھین۔ جن کی مدد سے وہ مباحثہ کیا کرتے۔ مین نے (ستر برس سے میری عمر متجاوز ہے) کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے علم پر بھروسہ نہین کیا۔ بلکہ ہمیشہ دُعا سے کام لیا۔ اور خدا کے فضل سے جیتا ہون۔ ایک دفعہ ایک امیر کی محفل مین مجھے بلایا گیا اور وہان چند علماء بیٹھے تھے۔ اور انھون نے مجھ سے سوال کیا کہ اذان کے بعد کیا دُعا مانگنی چاہیئے۔ جب مین نے دُعا سنائی۔ تو چونکہ حدیث مین وارزقنا شفاعتہ نہین ہے۔ اس لئے مین نے وہ لفظ نہ پڑھے۔ تو انھون نے از راہ شرارت کہا کہ یہ شفاعت کا منکر ہے اور اُن علماء نے دلائل الخیرات اپنے پاس رکھی تھی۔ جسمین وارزقنا شفاعتہ لکھا تھا۔ وہ موقعہ ایسا بھی نہین تھا۔ کہ دلائل الخیرات کا انکار کر دیا جاوے۔ آخر مین نے دُعا کی اور اس کتاب کو اس عالم کے ہاتھ سے لے کر کھولا۔ تو خدا کی قدرت سے وہ صفحہ نکلا۔ جس پر دُعا کے بعد اذان لکھی تھی۔ مگر اس مین وارزقنا شفاعتہ بالکل نہین تھا۔ اور مین اسے نشان سمجھتا ہون جیسا کہ روایت مین ہے۔ کہ ایک یہودی لڑکے کو پڑھاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کاٹ دیتا تھا اور وہ پھر اُبھر آتا۔ پس مین اُٹھا اور خوب زور سے کہا۔ کہ دیکھو تمہاری دلائل الخیرات مین بھی یہ فقرہ نہین۔ جس پر وہ سب نادم ہوئے۔

پھر مجھ سے سوال ہوا کہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے یہ ان ۔۔۔۔ کی دوسری شرارت تھی۔ مین نے کہا پہلے تم یہ بتاؤ کہ آپ یقین کے ساتھ عبد القادر جیلانی کو جنتی سمجھتے ہو۔ وہ بولے نہین۔ کیونکہ عشرہ مبشرہ کے سوا۔ ہم کسی کے جنت مین ہونے کا حکم نہین دے سکتے۔ تب مین نے کہا کہ دیکھو یہ تو عبد القادر جیلانی کو جنتی بھی نہین سمجھتے۔ اور آپ مجھ سے یا شیخ کے جواز کا مسئلہ پوچھتے ہو۔

پھر مین نے کہا ہماری بخاری مین لکھا ہے کہ آپ یقیناً جنتی تھے۔ کیونکہ اس مین ہے۔ کہ ایک میت گزری۔ سب نے اس کی صفت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وجبت۔ گویا مومنون کے ایک گروہ کثیر کی گواہی کسی کے جنتی ہونے کا ثبوت ہے۔ اور سید عبد القادر وہ انسان ہے کہ کئی صدیون سے مومنون کا ایک کثیر گروہ ان کی ولایت و اتقاء کی شہادت دیتا آیا ہے اس پر وہ سب مہبوت ہو گئے۔ اور خدا نے مجھے مظفر و منصور کیا۔

مکتوب امیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد۔ فالسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم بالکل دنیا سے بے خبر ہو اور تم کو کوئی خبر نہین ایسے بے دین دنیا مین پھرتے ہین۔ اور غریبون کا خون پیتے ہین۔ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب مین پہلے صفحہ پر موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویقیمون الصلوٰۃ۔ اور فرماتا ہے واقیموا الصلوٰۃ اور روزہ کا حکم قرآن کریم مین صاف صاف موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کتب علیکم الصیام۔ فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ۔

المفتی

ع ۲۳۰ السلطان ولی من لا ولی لہٗ۔ جہان تک مجھے علم ہے نابالغ طلاق نہین دے سکتا جہان اندیشہ زنا ہو امر مستثنیٰ ہے ہان جیسے مجھ کو یہ حدیث کا ایک فقرہ ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے اختیار مین یہ بات ہے۔ پھر بھی جستجو کرونگا۔ جمعہ مین ایک امام اور ایک مقتدی کافی ہے صدقہ فطر گیہون ڈیڑھ سیر اور جو تین سیر۔

ایک تاریخی غلطی

عام طور سے یہ مشہور ہے کہ جب سلطان محمود غزنوی سومنات مین گئے۔ تو وہان بُت کے پجاریون نے بہت سے جواہرات پیش کئے کہ یہ لیجئے اور بُت نہ توڑیئے مگر سلطان محمود نے ان کی بات نہ مانی اور جب بُت توڑے تو اس کے پیٹ سے اتنے جواہرات نکلے جو اس پیش کردہ مال سے دُگنے چوگنے تھے۔

سوم کہتے ہین چاند کو۔ ناتھ مالک کو۔ اور یہ شوجی ہین ہندوستان مین شوجی کے لنگ کی پوجا ہوتی ہے۔ لنگ ایک مضبوط ٹھوس جسم ہے اس مین خول کہان۔ جہان جواہرات بھرے ہوتے۔ پس یہ قصہ ہی غلط ہے ایسا ہی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مصرع ہے۔ کہ دیدم بُتِ عاج در سومنات۔ حالانکہ ہاتھی دانت مذہبی طور سے ان ہندوؤن مین ممنوع ہے۔ اس کا بُت کب بنانے لگے تھے۔

ہمارا فرض

فرمایا ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ بہت دُعائین کرین۔ بہت دُعا کرین۔ نمازون مین بھی۔ تہجد مین (۲) اپنے گھرون کے دروازے بند کر کے اور باہر جنگل مین جا کر (۳) ہر ایک فرد اپنی اپنی ہمت کے مطابق امن و راستی سے لا الٰہ الا اللہ کی تبلیغ کرے۔ اور جو اعتراضات مخالفین بے اللہ کے کلام پر۔ اللہ کے رسولون پر ہوتے ہین انکی تردید مین کچھہ نہ کچھہ ضرور لکھے یا تقریر کرے اور جو ان پڑھے وہ اپنا نمونہ ہی نیک بنائے اور اس طرح مجسم وعظ بنے۔

ردِ شیعہ

جناب مکرمی ایڈیٹر صاحب بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ افسوس ہے کہ ایک عرصہ سے کوئی مضمون ارسال خدمت نہیں کرسکا۔ اہل خانہ کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان رہا جس کے لئے آپ اور دیگر معزز ناظرین سے استدعائے دعائے شفا ہے۔

عدیم الفرصت اب بھی ہوں۔ مگر بخوف غیر حاضری طویل اپنے رسالہ تحقیق واقعات کربلا سے ہی ایک دو صفحے نقل کرکے بھیجدیتا ہوں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہوجائیگا کہ آجکل کے شیعہ جو زبانی جمع خرچ کرکے اپنے کو غلامان حیدرؓ و فدایان علیؑ میں شمار کرتے ہیں۔ اور صحابہ کرام پر بحث عہد و عدم ایفا اور فرار کے طعن لگاتے ہیں خلفاء راشدین کی وہ بے نظیر خدمات اسلامی وایثار مال وجان آجتک اُن کی نظر میں جچتا نہیں اور ہر دفعہ وہ شیعان علی اور جناب علی کی تعریف میں ہی رطب اللسان رہتے ہیں تو قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا جانے جناب علی اور اُن کے زمانہ کے شیعہ کیسے بہادر کرار غیر فرار تابعدار جاں نثار۔ نبرد آزما پسینے کی جگہ لہو گرا دینے والے ہونگے۔ سو اس بارہ میں بخوف طوالت میں اپنی طرف سے کچھ حاشیہ نہیں چڑھاتا رسالہ کی بعینہ عبارت انشاء اللہ کفایت کریگی۔

امیر معاویہؓ کے مقابلے میں جناب علیؑ جیسے کرار غیر فرار امام کو جو شکست اور دل شکنی نصیب ہوئی وہ بھی شیعہ کی پہلی اُمت کی بیوفائی اور دُنیا طلبی کی وجہ سے ہوئی جو خارجی ہے وہ بھی پہلے شیعہ تھے۔ عبدالرحمن ابن ملجم قاتل جناب شیر خدا بھی پہلے شیعہ تھا اور بعیت کرچکا تھا۔ جناب علی نے بمقابلہ امیر معاویہ جب اپنے شیعوں کے نفاق سے تنگ آکر ثالثوں کا فیصلہ منظور فرمالیا تو وہی شیعہ جنھوں نے ثالثی قبول کرنے پر جناب کو مجبور کرایا تھا اس وقت اپنے برگزیدہ امام کی امامت سے ہی شک میں ہوگئے یہانتک کہ جماعت شیعہ سے خارج ہوگئے اسواسطے خارجی کہلائے۔ کسقدر بے انصافی ہے کہ مابعد اور آجکل کے شیعہ بیچارے اہل سنت کو خارجی کا لقب دیا کرتے ہیں۔

ہاں جو باقی رہگئے تھے وہ بھی بدعہد وبے وفا نکلے چنانچہ جناب علی اپنی زندگی میں ہی اُن سے بیزار ہوچکے تھے اور امامت اور خلافت کے مخصوں سے گھبراکر اپنے مرجانے کی آرزو فرماتے تھے۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی فرماتے ہیں (ترجمہ) حدیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جب جناب امیر نافرمانی ونفاق وشقاق اصحاب سے دل تنگ ہوئے اور لشکر معاویہ نے اطراف ونواحی ملک آنحضرتؐ پر غارت گری شروع کی اور اصحاب نے مددگاری نہ کی پس جناب امیرؓ نے بالائے منبر فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں ان سے تنگ آگیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آگئے ہیں میں ان سے ملول ہوں اور یہ مجھ سے ملول ہیں۔ خداوند مجھے ان سے راحت عطا کر اور ان کو اس شخص کے ہاتھ مبتلا کر کہ یہ بعد اس مجھے یاد کریں“ مولف تاریخ روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ اولیا کی یہ دعا منظور ہوکر رہی کہ اسی رات حجاج بن یوسف ثقفی پیدا ہوا۔ وازو بہ کو فیاں رسید آنچہ رسید (جلد ۲ صفحہ ۲۴)

پھر فروع کافی کتاب الجہاد میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کتاب حلیۃ المتقین کے آخر میں لکھا ہے ابتدائی حدیث میں جہاد کی فضیلت اور جہاد نہ کرنے والوں کی مذمت ہے۔ پھر جناب علی اپنے اصحاب کی بزدلی کی شکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ” اگر گرم موسم میں تم کو کہتا ہوں کہ جنگ کے لئے نکلو تو کہہ اُٹھتے ہو کہ بڑی سخت گرمی ہے۔ ہمکو مہلت دیجیئے کہ گرمی کم ہو۔ اور اگر سردی کے موسم میں کہتا ہوں کہ نکلو تو کہتے ہو سخت سردی ہے ہمکو مہلت دیجیئے کہ سردی کم ہو جائے۔ جب تم سردی سے بھاگتے ہو تو تلوار سے زیادہ بھاگوگے۔ اے لوگو جو لڑکوں اور عورتوں کی سی عقل رکھتے ہو کاش کہ میں کبھی تم کو نہ دیکھتا اور نہ تم کو پہچانتا۔ میرے دل کو پیپ سے اور میرے سینے کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے۔ اور تم نے سخت نافرمانی کی ہے۔ میری رائے کو تم نے ضائع کردیا۔ قریش کہتے ہیں ابو طالب کا بیٹا بہادر تو ہے مگر جنگ کے ڈھنگ سے واقف نہیں۔ مجھ سے زیادہ جنگ میں کون ماہر ہے۔ اور کون ہے جسے مجھ سے زیادہ جنگ کئے ہوں۔ ابھی ۲۰ برس کا نہ تھا کہ جہاد کو شروع کیا اور اب ساٹھ برس سے اُدھر کا ہوں لیکن جس شخص کا حکم نہ مانیں اس کی رائے کیا فائدہ دے“۔

پھر قاضی نوراللہ شوستری مجالس المومنین میں فرماتے ہیں کہ ”حاصل کلام آنکہ دراں ایام آنحضرت را (جناب علی) نام خلافت بیش نہ بود ہموارہ از فقد تمکن وتقاعد انصار وتخاذل اعوان شکایت مینمودند“ یعنی اُن دنوں میں حضرت علی کی خلافت برائے نام تھی۔ ہمیشہ اپنی کمزوری اور مددگاروں کی خانہ نشینی اور دوستوں کی ذلت کی شکایت فرمایا کرتے تھے“ (مجلس اول صفحہ ۲۴)

پھر اس کتاب میں لکھا ہے کہ قاضیوں نے جب آپ سے پوچھا کہ فتوے کس طرح دیا کریں اور فیصلے کس طرح کیا کریں تو آپ نے جو مایوسانہ جواب دیا وہ مسیح کے آخری کلمات ایلی ایلی لما سبقتانی۔ مندرجہ انجیل متی سے کم افسوسناک نہیں ہیں آپنے فرمایا اقضو بما تقضون حتی یکون الناس جماعۃً اوا موت کما مات اصحابی۔ یعنی جس طرح فیصلہ دیا کرتے ہو دیئے جاؤ۔ یہانتک کہ لوگ میری خلافت پر اتفاق کریں یا پھر میں بھی مرجاوں“ جس طرح میرے اصحاب مرگئے“

انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملا باقر مجلسی نے ایک خطبہ اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں اسی طرح پدرم امیر المومنین نے بعد وفات حضرت رسول اپنے اصحاب سے استغاثہ اور طلب یاوری کی اور جب کوئی یاور نہ پایا خلافت سے دست بردار ہوئے اور اگر یاور پاتے بیشک جہاد کرتے اور خدا نے انھیں معذور رکھا“ (دیکھو جلاء العیون باب ۴۔ فصل ۵۔)

روایات مندرجہ بالا سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ وہی جناب علی جو رسول خدا اور صحابہ کرام کے زمرہ میں بلحاظ اپنی بے نظیر شجاعت اور قوت ارادی کمالات علمی سے ممتاز اور کفار ومشرکین کے مقابلہ میں کرار غیر فرار کا لقب پاچکے تھے بعد وفات رسول صلعم کے یکایک ان اوصاف سے بیگانہ ہوگئے۔ حالانکہ یہی وقت اُن کے اظہار کمالات ظاہری و باطنی کا تھا۔ اور جیسا کہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جناب علی ہی ایک منصوص ومامور من اللہ خلیفہ بلافصل تھے خداوند کریم کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے مامور کی امداد وتائید بروقت مقابلہ مخالفین ... اسی طرح اپنی کمال قدرت اور عدم عجز کے رنگ دکھاتا جس طرح کہ پہلے منصوص خلفاء واوصیاء کے مشکلات کے وقت دکھاتا رہا۔ اور جس کا ذکر بڑی شد ومد سے جابجا قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ تا کہ جناب علی کے منصوص اور منجانب اللہ خلیفہ ہونے پر حجت ہوتی۔ لیکن جیسا کہ واقعات نے گواہی دی وہ اپنے مخالفین پر غالب نہ آسکے۔ بلکہ اپنے انصار واعوان سے ہی اُلٹے مغلوب وشاکی ہوکر میدان کو خالی چھوڑ گئے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ جناب علی کے سارے کمالات ذاتی بہت کم تھے بلکہ وہ سارا فیض جناب رسول صلعم اور صحابہ کرام کے دم سے تھا۔ اور بس۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی میں وہی علیؑ قاتل المشرکین و غالب علی کل غالب و کرار غیر فرار کے معزز القاب سے ملقب ہوچکے ہیں اور پھر خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اُن کے ہی بروقت مشوروں اور حسن وتدابیر سے روم وفارس ومصر وغیرہ جیسی عظیم الشان سلطنتیں دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی ہیں لیکن وہی علی جب اپنی نوبت پر مطلق العنان اور خود مختار خلیفے بنے ہیں

اور گرد و پیش اُن کے شیعان علی خالص و مخلص ہزاروں کی تعداد تک علی ولی اللہ کے کلمے پڑھنے اور اہلبیت کرام پر جانیں قربان کرنے کو بھی موجود ہیں تو بالکل مایوس اور کمزور ہو گئے ہیں۔ گویا موجودہ مذاق زمانہ کے مطابق مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ آپ بحیثیت ماتحت اور سب آڈی نیٹ کے خوب کام کر سکتے تھے۔ اور بحیثیت ایک امام اور لیڈر ہونے کے کام کرنے کی قابلیت نہ رکھتے تھے۔ پس اُن کی خلافت بلافصل کے لئے شیعوں کا شور و غل مدعی سُست اور گواہ چُست کا مصداق ہے۔

دوم جب شیعوں کے امام اول کی شجاعت و مردانگی کی اپنی نوبت پر یہ حالت ہے اور ساتھ ہی شیعہ کی پہلی اُمت نے اپنے امام کے ساتھ کوئی حق جاں نثاری ادا نہیں کیا اور بروقت امتحان کوئی استقامت بمقابلہ مخالفین اُن سے ظہور پذیر نہیں ہوئی تو مابعد کی شیعہ جماعت کا مہاجرین و انصار کی دُنیا طلبی اور نقض عہد کے مطاعن میں رات دن سرگرم رہنا اور ان ناگوار بحثوں پر اہل سُنت کو متوجہ کرانا بالکل بیجا ہے۔ اور ناحق تضیع اوقات کرنا ہے کیونکہ جو الزام وہ صحابہ رسول اللہ صلعم پر لگاتے ہیں وہی الزام بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کے سلف صالحین پر بھی ثابت و متحقق ہو چکا ہے۔ اور جو معیار صداقت وہ صحابہ کے لئے تجویز کرتے ہیں اس معیار پر اصحاب علی بھی پورے نہیں اُترے۔ اگر اُن میں ذرا بھی سمجھ کا مادہ ہو تو مطاعن صحابہ کا نام تک نہ لیں خصوصاً یہ دیکھ کر کہ اُن برائے نام مسلمانوں کی برکت سے تو اہل اسلام نے قرآن جیسی بےنظیر نعمت کو پایا۔ کفاّ و مشرکین کے املاک کے وارث ہوئے۔ لیکن برائے خدا ہمکو یہ بتلاؤ کہ اصحاب علی سے اسلام کو ظاہری یا باطنی کوئی فائدہ پہنچا اسلام کو نہ سہی خود اہل بیت کرام کو اُن کی ہمت سے کیا فائدہ ہوا۔ جناب صدیقؓ کے خلیفہ رسول صلعم ہونے کے لئے تو اہل سُنت سے نص خلافت کا تقاضا و مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور اُن کی خدمات کو اجماع پر مبنی ظاہر کر کے استہزا کیا جاتا ہے لیکن بتلاؤ کہ آپ کے منصوص خلیفہ نے بحیثیت خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے کے اسلام و اہل اسلام کا کیا سنوارا۔ بلکہ تمہاری روایات کے بموجب تو سابقہ منصوص انبیاء و اوصیاء اور رسول صلعم اور خود اپنی نفس کی وقعت و عظمت پر بھی تضحیک کروائی کیا منصوص خلفاء و اوصیاؑ میں سے بھی کسی نے اپنی خلافت کو غصب کرایا تھا ہرگز نہیں اور کیا کسی منصوص خلیفہ نے محض بباعث انصار و اعوان کی عدم موجودگی و عدم نصرت ... عوام کے جناب علی کی طرح ادائے فرائض منصبی سے ہمت ہار بیٹھنے کا غیر متوقع نمونہ دکھلایا ہے **سوم**۔ باوجود ان روایات کے جو اُن کے علمائے متبحرین ائمہ کرام کی زبانی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں جن کے لفظ لفظ سے شیعان علی کی مذمت مترشح ہوتی ہے۔ وہ بدستور اُن کے بارے میں اغماض و چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور یاعلی انت و شیعتک فی الجنۃ کی حدیثوں پر جان و دل سے ایمان لائے ہوئے ہیں ہم نے کبھی کسی شیعہ سے شیعان و اصحاب علی کے مطاعن نہیں سُنے۔ بھائیو اصل شیعان علی جو تھے وہ تو دشمنان علی ثابت ہو گئے اور حضرت علی نے اُن کے ہاتھ سے دل تنگ ہو کر جیتے جی آرام نہ پایا اور سخت ناراض ہو کر فوت ہوئے پھر تعجب ہے کہ تم لوگوں کو شیعہ علی کہلا کر کیا خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور صداقت تشیع کا کونسا آپ کو سرٹیفکیٹ مل گیا ہے کہ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے۔ اور صحابہ رسول صلعم پر طعن کرنے پر باز نہیں آتے۔ حالانکہ اُن کے مطاعن نسبتاً کمزور ہیں اور ساتھ ہی اُنکی خدمات اسلامی و تعظیم و تکریم اہل بیت رسول صلعم سے بھی تم منکر نہیں ہو۔ پس اے عدل کو اصول دین میں شامل کرنے والو یہ کہاں کا عدل و انصاف ہے کہ صحابہ رسول صلعم کو تو پانی پی پی کر کوستے جاؤ اور صحابہ علی علیہ السلام کی شرمناک اور صریح مخالف مقاصد اہلبیت کارستانیوں کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھو عدل تو اس امر کا مقتضی ہے کہ مخالفت اہلبیت کی وجہ سے خواہ مخواہ اگر صحابہ رسول کو بُرا کہتے ہو تو شیعان علی کو بھی تبرا کہو۔ اگر شیعان علی کو بُرا کہنے سے زبان رکتی ہے تو صحابہ رسول سے بھی تمکو عناد اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ ورنہ عدل کو اصول دین سے خارج کر کے آئندہ سے تعصب کو اصول تجویز کرو گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

(خاکپائے امیر المومنین۔ خادم بھیروی احمدی۔)

آریوں میں گوشتخوری

یہ امر بآسانی متصور ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے قدیم ہندو حیوانی غذا بھی بافراط کام میں لاتے تھے۔ ہم اکثر اشارات گائے بھینسوں اور بیلوں کی قربانی کرنے اور گوشت پکانے کی بابت بھی پاتے ہیں۔ (۱× ۱۲۱، ۲×۲ ۷-۵، ۵×۲۹-۷ و ۸، ۶×۱۷-۱۱، ۶×۱۶-۷، ۴، ۶×۲۸، ۴، ۱۰×۲۷-۲، ۱۰ ×۲۸-۳، وغیرہ) یہ سب رگوید کے منڈلوں اور منتروں اور رچاؤں کے حوالے ہیں۔ دسویں منڈل کے منتر ۸۹ کی رچا ۱۴ میں اُس مسلخ کا ذکر ہے جہاں گائیں ذبح کیجاتی ہیں نیز اسی منڈل کے منتر ۹۱ کی رچا ۱۴ میں ایک اشارہ گھوڑے بیل اور مینڈھوں کی قربانی کا بھی دیکھا جاتا ہے۔ البتہ گھوڑوں کی قربانی کے اشارات نہایت قلیل نظر آتے ہیں (یعنی گائے وغیرہ کی قربانی کے اشارے وید میں زیادہ ہیں اور گھوڑے کے کم ہیں) جن سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ اس دستور کو ہندوستان میں ابتدائی زمانہ کے آریوں نے جنکا موروثی گھر وسط ایشیا میں تھا رواج دیا تھا تاہم گھوڑے کا گوشت مثل ایک کھانے کی چیز کے جلد معدوم الاستعمال ہو گیا تھا (یعنی قدیم ہندوؤں میں گائے وغیرہ کے گوشت کھانے کی رسم تو باقی رہی مگر گھوڑے کے گوشت کھانے کی رسم جلد معدوم ہو گئی۔ آخری زمانوں میں گھوڑوں کا بل دان سومیدہ کے وقت بڑی دھوم دھام کے ساتھ جبکہ کوئی طاقتور راجہ بعد اس کے کہ وہ اپنے ہمسایہ راجاؤں کو مغلوب کر کے ایسا خطاب اختیار کرے جو یورپ میں شاہی خطاب کے ہم پلہ سمجھا جاتا ہے اکثر ہوا کرتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس عظیم الشان شاہی رسم نے گھوڑے کی سادہ قربانی کو جس نے پُرانے زمانہ میں عملی حیثیت اختیار کی تھی جس زمانہ میں گھوڑا ایک بالکل خوردنی شے خیال کیا جاتا تھا بہت شاندار بنا دیا تھا۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۲۱ و ۲۲۔)

چوتھے باب میں رگ وید کے چھٹے منڈل کے منتر ۵، رچا ۱۱ کے اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے لئے جو گائیں ذبح کیجاتی تھیں اُن کے چمڑے کمانوں کے تسمے بنانے کے کام آتے تھے۔ بان کی تولف میں وید مقدس کا ارشاد ہے کہ "وہ بان پردار ہے اُس کے دانت ہرن کی شاخ کے مانند ہیں وہ گائے کے تسمے سے خوب تنا اور کھنچا ہوا ہے۔ وہ دشمن پر قضائے مبرم کی طرح نازل ہوتا ہے جہاں کہیں لوگ باہم کھڑے ہوتے ہیں یا تو وہ متفرق ہو جاتے ہیں یا وہیں بان اُن کی اُمیدوں کو قطع کر دیتا ہے اور ساری آن بان مٹا دیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴)

صفحہ ۳۰ سے ۵۰ تک اُن لڑائی جھگڑوں کے تذکرے ہیں جو قدیم ہندوؤں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں (غیر ہندوؤں) سے پیش آتے تھے۔ اس ذیل میں غیر ہندوؤں کو جن کی اولاد کو غلط فہمی نے آجکل ہندو مشہور کر رکھا ہے ہزاروں بد دعائیں دی گئی ہیں۔ اور اُن کو کُشتنی و سوختنی و گردن زدنی بتایا گیا ہے۔ رگوید کے منڈل ۲ منتر ۲۰ کے چوتھی رچا میں ہے کہ "وہ اندر جس نے داسا (غیر ہندو قوم) کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گاؤں کے گاؤں تہ و بالا کر دئے جو کالے داسوں (ہندوستان کے اصلی باشندوں) کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے اور زمین اور پانی کو منو کے واسطے مرتب اور مہیا کرتا ہے وہ قربانی کرنیوالے کی خواہشوں کو بھر لایا رکھے (صفحہ ۷، ۳) ساتویں منڈل کے ۵۵ منتر ۱۰ رچا ۱۴ میں ہے۔ "چھیاسٹھ ہزار ۶۶ سو ۶۶ رو اور داسیہ (غیر ہندو اقوام) کے جنگجو سپاہی جو مواشی کی خواہش رکھتے تھے اور سوداس (ہندو لیڈر) کو بدخواہی سے دیکھتے تھے سطح خاک کے برابر کر دیے گئے۔ یہی وہ کام ہیں جن سے اندر دیوتا کی بزرگی و عظمت کی شہرت ہوتی ہے" ملاحظہ ہو صفحہ ۳۴م) (وکیل)

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

آریہ سماج کے لاڈلے فرزند مہاشہ دھرم پال جی کا ارجن ۳۵ دو ماہ بعد نکلا ہے آپ مندرجہ ذیل انکشافات جن کی صحت و اظہار کے وہی ذمہ وار ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔

نمبر ۱۔ جب خاوند بیوی کے پاس جاتا ہے۔ تو کیا اس وقت اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ بچہ پیدا کرنے لگا ہے ہرگز نہیں اس کے دل میں ایک دوسری خواہش ہوتی ہے (الحمد للہ کہ اسلام میں یہ بات نہیں دیکھو وہ دعا جو اس وقت پڑھی جاتی ہے) بچہ تو اس خواہش کا ایک کیمیکل نتیجہ یا بائی پروڈکٹ ہوتا ہے دنیا میں بہت تھوڑے انسان ہوں گے جو بچوں کو بلاتے ہیں ورنہ بچے تو بیچارے سب کے سب ناخواندہ مہمان ہیں۔ جو کہ دنیا کے سٹیج پر آتے ہیں۔

نمبر ۲۔ وندھیاچل کے دامن میں ایک دیوی کا مندر ہے اس دن ہمارے جانے سے چند گھنٹے پہلے ہی ایک تازہ بھینسا دیوی پر کاٹا گیا تھا اور اس کا خون اور گوبر چاروں طرف مندر میں پھیل رہا تھا۔ پنڈوں نے کہا کہ اس دیوی میں خاص شکتی ہے کہ اس مندر میں کتنی ہیں ہو سکتی۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ چاروں طرف خون پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں اور سخت بدبو آ رہی تھی یہاں تک کہ وہاں پر چند منٹ سے زیادہ ٹھہرنا مشکل ہو رہا تھا۔ آخیر میں میں نے سوال کیا کہ دیوی پر کس کس جانور کی قربانی کی جاتی ہے۔ جواب ملا کہ بھیڑ۔ بکری۔ سور۔ مرغا۔ مرغی بھینسا وغیرہ سب کی قربانی ہوتی ہے۔ جب میں نے پوچھا کہ بھینسا کا گوشت تم کھاتے ہو یا نہیں تو جواب ملا کہ مہاراج دیوی کا پرشاد ہے۔ ہم کیوں نہ کھائیں۔

نمبر ۳۔ صرف پنڈت ر ۔۔۔ جی کے ہی نہیں بلکہ کئی دیگر ایڈیٹر ۔۔۔ بھی ہیں۔ جو بظاہر کھان پان میں آزادی کے برخلاف لکھتے ہیں وہ اصولاً اس سے اتفاق کرتے ہیں لیکن ۲۰ کروڑ ہندوؤں کو ساتھ رکھنے کی وجہ سے وہ اخبارات میں اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس وقت تک جتنے ایڈیٹروں سے مجھ بات چیت کرنے کا موقعہ ملا اُن سب نے اُصولاً اتفاق کیا۔ مگر اخبارات میں ظاہر کئے گئے خیالات کی محرک وجہ یہی بتلائی کہ ہندو ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔ میں کم از کم اس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہندوستان میں ایڈیٹر کے دل میں دو دل کام کرتے ہیں اور وہ دو قسم کی ضمیر رکھتا ہے ایک ضمیر وہ ہے۔ جو اس کی زبان میں رہتی ہے اور دوسری وہ جو ان کی قلم میں رہتی ہے ان دونوں میں اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں پریس کی طاقت ایک ابتر حالت میں ہے۔

نمبر ۴۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان بھائی جو کہ ہندی ساہتیہ سمیلن پر بطور ڈیلیگیٹ کے آئے تھے ایک دوست کے ہاں ٹھہرے۔ انھوں نے اس مسلمان مہاشے کو اپنے ہاں اُتارا اور اپنے گھر میں اپنے ہی برتنوں میں بلا کسی قسم کی تمیز کے بھوجن کھلاتے پلاتے رہے۔ وہ بھی پکی نہیں بلکہ کچی روٹی ......

میں نے شری پنڈت کیشب دیو جی نے اس نظارہ کو دیکھ کر بڑی خوشی حاصل کی۔ اس موقعہ پر جبکہ ایک دن میں اور شری پنڈت کیشب دیو جی ایک مسلمان بھائی اور ایک پارسی جنٹلمین اور ایک امریکن لیڈی اور دو تین دیگر اصحاب ایک ہی گول میز کے اردگرد بیٹھے ہوئے بھوجن پا رہے تھے۔

نمبر ۵۔ **میں۔** ہاں بتا سکتا ہوں۔ ہمارے دھرم کا ایک اصول یہ ہے کہ انسان گائے کا پیشاب اور گوبر کھانے پینے سے پاک ہو جاتا ہے مسز والس کا چہرہ میری بات کو سن کر نفرت سے بدل گیا اور وہ سخت حیرت زدہ ہو کر بولیں کیا یہ ٹھیک ہے۔

میں۔ ہاں ہمارے عالم ہم کو ایسا ہی بتاتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس دھرم کا امریکہ میں جا کر پرچار کریں۔ مسز والس میں ایسے مذہب کو جو ایسی غلیظ (ناپاک) چیزوں میں پاکیزگی مانتا ہو نجات کا ذریعہ بنانے کی بجائے جہنم میں جانا پسند کروں گی

میں۔ ہم اُن کے برخلاف جنگ کر رہے ہیں۔

نمبر ۶۔ راستہ میں ایک گاؤں آیا۔ میں نے یکہ والے کو وہاں کھڑا کیا اور گاؤں میں پانی پینے کے لئے گیا ایک درخت کے نیچے چند چھوٹی چھوٹی لڑکیاں اور ایک مرد بیٹھا تھا۔ میں نے اُس سے پانی مانگا اُس نے کہا کہ وہ چمار ہے۔ میں نے کہا اے خدا کے برگزیدہ بندے تو میرے لئے پانی لا۔ تیرے ہاتھ کا پانی مجھ کو بہت میٹھا لگیگا۔

نمبر ۷۔ میں اس جگہ پہونچا جہاں کہ گنگا کے رخ کو موڑنے کے لئے نیا بندھ باندھا گیا ہے۔ اگر تمام موقع پر جا کر دیکھا جاوے تو ایک سادھارن آدمی بھی اس نتیجہ پر پہونچیگا کہ اس بند کی کامیابی کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ نہ صرف وہ جگہ جہاں آجکل گورکل کی عمارتیں ہیں، دریا برد ہو جاوے گی۔ بلکہ وہ جگہ بھی جہاں کہ کانگڑی گاؤں ہے۔ دریا کی بھینٹ ہو جاوے گی

نمبر ۸۔ اس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس ذاتی جھگڑے کو آریہ سماج کا جھگڑا بنا کر آریہ پبلک کا روپیہ جو کہ دید پرچار کے لئے دیا جاتا ہے۔ نہائت ہی بے دردی سے پانی کی طرح بہا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ماسٹر لچھمن داس پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا۔ جہاں تک قانون کی فائل کا تعلق ہے وہاں تک تو یہی کہنا ٹھیک ہے۔ کہ ماسٹر لچھمن داس پر جرمانہ ہوا۔ لیکن جہاں تک اخلاقی اور واقعات کا تعلق ہے۔ اس صورت میں ہم یہ کہیں گے۔ کہ ماسٹر لچھمن داس پر نہیں بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہیں کہ آریہ سماج پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا۔ تو مبالغہ نہیں ہو گا۔

نمبر ۹۔ آریہ پبلک کو معلوم ہو گا کہ ۔۔۔ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں ایک کمیشن کی تجویز کی تھی۔ وہ کمیشن یہ تھا کہ دھرم پال کے کیریکٹر کی چھان بین کی جاوے۔ میں نے سبھا کی اس کارروائی کے برخلاف سخت واویلا کیا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ سبھا ایک کند چھری کے ساتھ میرا گلا کاٹنا چاہتی ہے۔ میں جانتا تھا کہ سبھا ایک پاپ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ نیائے کے نام سے ان نیائے اور دھرم کے نام سے ادھرم کرنے پر آمادہ ہے اور اس کا مقصد ایک نامزد انسان کو جو کہ بدقسمتی سے آریہ سماج میں آ گیا ہو تہ تیغ کرنا ہے۔ احمق اور اندھا انسان ہے جو ان تمام واقعات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر نہ پہونچے۔ کہ بے گناہ دھرم پال کو مارنے کے لئے پرتی ندھی سبھا کی متفقہ طاقت حرکت کر رہی تھی۔ مگر جس کو پرماتما بچانا چاہتا ہو اس کو بڑی سے بڑی طاقت بھی نہیں مار سکتی۔

نمبر ۱۰۔ آریہ سماج نے دیو سماج کے ہاتھ سے ایک مہلک شکست کھائی یا دوسرے الفاظ میں آستکوں نے ناستکوں کے سامنے نیچا دیکھا اور بہت بُری طرح نیچا دیکھا۔

نمبر ۱۱۔ پنجاب کی آریہ سماجوں میں عجیب اشانتی پھیل رہی گورکل کانگڑی سے جو پچاس ساٹھ لڑکے نکل آئے ہیں۔ وہ اور ان کے سٹر کھشک جا بجا آریہ پبلک کو مایوسی کے سمندر میں غرق کرتے پھرتے ہیں اخبار پرچار اندر ہی اندر آریہ سماج کی امیدوں پر پانی پھیرتا اور آریہ سماج کو غوطے دیتا چلا جا رہا ہے۔ گنگا کی دھارا نے گورکل بھومی پر دانت تیز کر لیا ہے۔ گورکل کے جھنڈے کا گنگا میں معہ درخت کے بیخ و بن سے اکھڑ کر بہ جانا ہندوؤں سے آئے ہوئے آریہ سماجیوں کے لئے بڑی بدشگونی کے آثار دکھلا رہا ہے۔ آریہ پرشوں اور آریہ اخبارات نے ہی آریہ سماج کو اس کی دھارمک بنیاد سے ہلا کر اس کو ایک نیشنل شکل دینی شروع کر دی ہے۔ اس کی تمام تحریکوں کو دھارمک بنیاد سے نیشنل یا قومی تحریک بنایا جا رہا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت چاروں طرف سکھا شاہی بلکہ برچھا گردی ہو رہی ہے۔ جو چیز جس کے ہاتھ آئی۔ وہ اس کو دیوچتا چلا جا رہا ہے۔

نمبر ۱۲۔ گورکل میں جب فیس معاف کا ریزولیوشن پاس ہو چکا

تو مین نے انتر نگ سبھا کے ایک ممبر سے اس بارے مین تقریباً گھنٹہ بھر تک بات چیت کی۔ مجھے شاندار اضعف وجہ دفعہ یہی کہا کہ ہم جانتے ہین کہ گورو کل اپنے آخری دمون پر ہے ہم نے اس کو یہ طاقتور ڈوز دیا ہے تاکہ وہ کچھ سال اور زندہ رہ جائے۔ ہمارے فیس معاف کرنے سے پبلک مین واہ واہ ہو جائیگی۔ اور گورو کل کا اشتہار ہو جائیگا۔ کچھ روپیہ آجائیگا۔

نمبر ۱۳۔ انتر نگ سبھا کے ایک دوسرے زبردست ممبر سے جب مین نے اس مضمون پر بات چیت کی۔ تو اس نے کہا کہ مین اس لئے فیس معاف کے حقیقین ہون تاکہ گورو کل کی پبلک آریہ سماج کا جلدی پیچھا چھوڑے۔ مین نے پوچھا وہ کیون کر؟ اس نے جواب دیا۔ کہ اول تو گورو کل کے لئے اب ویسے بھی روپیہ کم آتا ہے۔ فیس کے ذریعہ جو روپیہ آتا تھا وہ ویسے بند ہو جاوے گا۔ جب روپیہ نہین آئے گا تو گورو کل خود ہی ٹوٹ جائیگا۔ اس لئے میں نے فیس معاف کے حق مین رائے دی تھی۔

نمبر ۱۴۔ مین چاہتا ہون کہ اپنے قلم کو رکھ دون۔ آپ مین سے کئی بھائی اس بات پر زور دین کہ جب تم سمجھتے ہو کہ آریہ سماج کے سر پر یہ یا وہ بادل ہے۔ تو پھر آریہ سماج کی سیوا سے کیون پیچھے ہٹتے ہو۔ اس کا کارن ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک مجھو یقین رہا۔ کہ آریہ سماج میری خدمات کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ مین نے اس کی سیوا کی لیکن واقعات نے مجھے یقین دلایا کہ جس سماج یا سبھا کے لئے مین اتنی مدت تک لڑتا مرتا رہا اس سماج اور اس سماج کی شرومنی سبھا نے اپنی متفقہ طاقت سے میرے برخلاف اخلاق اور دھرم بلکہ قانون سے گری ہوئی وہ حرکت کی جو ہمیشہ کے لئے اس کے چہرے پر بدنما دھبا رہے گی۔ سبھا کی اس حرکت نے مجھو یقین دلایا ہے۔ کہ چند افراد نہین بلکہ ساری کی ساری سبھا ہی میرے برخلاف لڑتی رہی اور لڑ رہی ہے ایسی صورت مین مین یہی مناسب سمجھتا ہون کہ سبھا کو زیادہ گرنے کا موقع نہ دے کر مین خود ہی پیچھے ہٹ جاؤن اور اس وقت کی انتظاری کرون۔ جبکہ زمانہ خود ہی تکرکی کے پردون کو پھاڑ ڈالے گا اور ستہ اور دھرم کی جے ہوگی

سچے ہوئے پھول

اب تو جاؤنگی مدینہ کو مین جوگن بن کے
عشق احمد مین پھرون گی مین بیوگن بن کے

میرے دم تک وہ نہ آیا میرے گھر کا خاوند
مین نے کچھ بھی نہ لیا ہائے سوہاگن بن کے

اب تو جانے دو مدینہ کو جو نکلے ارمان
موت کیا پیچھے پڑی ہے مری بیرن بن کے

منہ پہ جو بال پڑے ہین۔ میرے سر کے بکھرے
تیری رحمت میرا منہ پونچھ لے دامن بن کے

نہ تو مین کعبے گئی اور نہ مدینہ پہونچی تو
ہند مین رہ گئی کمبخت مین پاپن بن کے

اے صبا خاک مدینہ کی اڑا کر لا دے
میری آنکھون مین وہ پڑجائیگا انجن بن کے

صلوا علیہ وآلہ

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غارون مین
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے دربارون مین

گر ارض و سما کی محفل مین لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزارون مین یہ نور نہ ہو سیارون مین

جو فلسفیون سے کھل نہ سکا اور نکتہ ورون سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشارون مین

وہ جنس نہین ایمان جسے لے آئین دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپارون مین

ہین کرنین ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہین یاران نبیؐ کچھ فرق نہین ان چارون مین

رسید زر

مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب منصب علی خان صاحب ۲۳۵۱ للعہ
جناب محمد ارور ا صاحب ۲۵۸۷ عہ جناب ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ ۶
جناب عبد الحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ جناب دولت علی صاحب ۳۰۶ للعہ
جناب قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ سے جناب پیر احمد شاہ صاحب ۲۱۲۴ عہ
جناب محمد بخش صاحب ۷۴۷ للعہ جناب ممتاز علی صاحب ۴۸۷ سے
جناب فضل کریم صاحب ۴۹۵ ۶ جناب رحمت اللہ صاحب ۲۱۶۷/۱۸۴ ۶
جناب سلطان احمد صاحب ۲۷ للعہ جناب فضل کریم صاحب ۱۹۴۶ للعہ
جناب محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ۶ جناب احمد دین صاحب ۱۲۰ للعہ
جناب علی بخش صاحب ۱۷۱۲ للعہ جناب فخر دین صاحب ۲۱۴۶/۳۸ سے
جناب غلام احمد صاحب ۳۳۲ للعہ جناب غلام جبار صاحب ۲۵۵۷ ۶
جناب عبد الرحیم صاحب ۲۵۵۳ سے جناب کبیر الدین صاحب ۱۸۳۳ للعہ
جناب احمد شیر خان صاحب ۳۰۷۴ عہ جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ۶

جناب قائم علی صاحب ۲۰۷ ۶ جناب عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ عہ
مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب داد خان صاحب سے جناب نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ عہ
جناب محمد دین صاحب ۱۳۶۸ سے جناب احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ۶
جناب جلال الدین صاحب ۲۱۴ سے جناب نور محمد صاحب ۲۴۹۰ عہ
جناب خیر الدین صاحب ۲۱۶ ۶ جناب غلام قنبر صاحب ۲۰۹۰ للعہ
جناب محمد نواب خان صاحب ۴۴ للعہ جناب محمد حبیب اللہ صاحب ۲۳۷۱ للعہ
جناب فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ للعہ جناب عبد الحمید صاحب ۱۲۸ عہ
جناب مہر اللہ صاحب ۱۹۹۳ سے جناب محمد شفیع صاحب ۲۵۶۲ للعہ
جناب عبد الرحمن صاحب ۶۸۱ للعہ جناب نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ ۶
جناب مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ جناب اللہ دتا صاحب ۱۷۵۷ للعہ
جناب فرمان علی صاحب ۸۵۳ ۶ جناب محمد شریف اللہ صاحب سے
جناب خواجہ کرم داد صاحب ۲۱۵۶ عہ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ
جناب عبد المجید خان صاحب ۲۳۳۹ ۶ جناب عبد الرحمن صاحب ۱۶۷۹ سے
جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ للعہ جناب حاجی محمد صاحب ۲۰۱۱ سے
جناب امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ جناب بابو غلام محمد صاحب ۲۳۴۲ للعہ
جناب امام الدین صاحب ۲۱۵۹/۸۲۵ ۶ جناب محمد سلطان صاحب ۲۵۵۶ للعہ
جناب فتح محمد صاحب ۲۳۷۶ ۶ جناب نصیر احمد صاحب عہ
انجمن راہون ۱۲۹۱ للعہ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء
مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب عبد المجید صاحب ۲۳۴۵ عہ
جناب سراج الدین صاحب ۲۵۴ سے جناب نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
جناب نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ جناب شیخ منظور علی صاحب ۲۳۹۴ للعہ
جناب غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ جناب عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ سے
جناب حیدر علی صاحب ۲۲۹ للعہ جناب خورشید صاحب ۲۲۷۶ عہ
مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب ابو سعید صاحب ۱۷۱ ۶
جناب نور علی صاحب ۱۶۶۵ للعہ جناب محمد صاحب ۱۵۳۹ سے
جناب محمد اسحٰق صاحب ۲۱۹۶/۱۱۷ ۶ جناب مہر نور صاحب ۳۳۴۴ للعہ
جناب حکیم محمد یٰسین صاحب ۳۵۵ للعہ جناب محمد حسین صاحب ۳۸۲ ۶
جناب نور الدین صاحب ۹۹۶ ۶ جناب عبد القادر صاحب ۲۲۸۱ ۶
جناب محمد یٰسین برائے جناب جناب عبد الرحمن صاحب ۲۴۴۱ للعہ
امام الدین صاحب ۲۳۱۸ سے جناب غلام دستگیر صاحب ۲۱۷۲/۱۱۷ للعہ
جناب محمد شعبان صاحب ۲۳۶۷ للعہ جناب محمد جعفر خان صاحب ۱۴۹۰ ۶
جناب شمس الدین صاحب ۲۱۲۴ سے جناب نور الدین صاحب ۲۰۰۱ سے
جناب محمد امین صاحب ۱۹۵ ۶ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء
جناب فتح محمد صاحب ۱۱۵۶ سے جناب محمد دین صاحب ۳۹۰ للعہ
مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء جناب واحد حسین صاحب ۳۰۸۵ للعہ

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت - جس میں حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت و سوانح درج ہیں - عہ/ سے ۱۲۵ - ۸/ سے ۵۰ - ۴/ سے ۲۵ - اس سے کم فی کتاب ۱/ منگوا کر تقسیم فرماویں۔

درثمین کامل اردو - حضرت مسیح موعود کے ابتداء سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار غیر مجلد ۳/ - مجلد ۵/

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اُصول - حضرت کے دعاوی ثبوت مُدلّل قابل دید - ۳/

ظہور المسیح - وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۶/

کتاب الصیام - نماز روزے کے مسائل ۸/

سنت احمدیہ - نماز روزے کے تمام مسائل قرآن و حدیث سے بالدلائل بیان کئے ہیں - ۴/

کفارہ - کفارہ عیسائیاں کی تردید میں عقلی نقلی دلائل ۳/

مباحثہ رام پوری - حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲/ - دفتر بدر سے طلب فرمائیے۔

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے - اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف دستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ/ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز ۴ ۴/

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان تجارت کا راز دیا - فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۱۲/ کر دی ہے تاکہ غریب غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں - شرائط حسب ذیل ہیں - (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ وغیرہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲/ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ بلا جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو - تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دے جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا ۔

المشتہر - غلام محی الدین اقبال - موضع جنڈ والی (سب آفس کھوڑ بانوالہ - تحصیل و ضلع لائل پور)

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام ۱۲/

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو - کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے - فوراً پتہ ذیل سے منگالو - (۱) پانچ پانچ حروف اور ووسٹ مند سے بمع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس عہ/ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی - فی بکس دس آنے (۱۰/)

المشتہر - جیون مل کمپنی - گوجرانوالہ - پنجاب

کشتہ و سرمہ ۵/ ۲/

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے انکا اظہار کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں - **کشتہ جریان** - اعلیٰ درجہ جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے - بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی - قیمت فی تولہ معہ بدرقہ و محصول ڈاک ہے - **سرمہ** - کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماميران و موتی ہیں - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے - انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ ۱۲/ - محصولڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر - عبدالرحمان کاغانی احمدی قادیان گورداسپور

عید کارڈ اور رومال عید

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں - اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں - انہیں بعد میں بذریعہ تار فرمائش بھیجنی پڑتی ہے - چونکہ عید آنے والی ہے - اس لئے آپ جلدی مینجر عید کارڈ اندرون دہلی دروازہ سے طلب کریں رومال عید کپڑے کے موزون اشعار - احادیث و مناظر سے مزین عہ/ درجن -

عید کارڈ قسم اعلیٰ لفافوں میں جانیوالے ... ... ۱۲/ درجن

رومال کاغذی " " " " ... ۶/ درجن

عید کارڈ پیسہ میں پوسٹ ہونے والے موزون اشعار و احادیث کے مناظر کے صرف سٹاک ختم کر دینے کی غرض سے بجائے ہر درجن کے ۳/ درجن

یادگار آفس لاہور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ ۱۲/

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے - تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ ہو تو یہ تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوائی نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ کیجئے

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۸/

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے - اس لئے اسم با مسمّیٰ ہے - بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے - صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے - نہ نہ لیپنے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت - ادھر لگاؤ اُدھر خشک ہو جاتا ہے - چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے بنو سردیوں میں نہانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ عا - علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہائے سال کے تجربہ میں ثابت ہوئیں وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں - سفوف سنداک فی ڈبیہ ایک روپیہ - حبوب آتشک فی درجن ۸/ - حبوب بواسیر خونی و بادی - قیمت فی ڈبیہ ۸/ - سرمہ اکسیر العین فی تولہ ایک روپیہ - سفوف جریان ۱۲/ - حبوب مبہی فی درجن دو روپے نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے - محصول ڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

167

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خاص ارشاد

"حضور باوجود ضعف و نقاہت کے اپنی جماعت کو کچھ نہ کچھ بطور نصیحت فرماتے رہتے ہیں - چنانچہ آج ۲۹ نومبر ۱۹۱۰ء تیسرے پہر جب فاضل جلیل عالم نبیل مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پرتاب گڈھ سے تشریف لائے - اور حضرت کی خدمت میں عیادت کے واسطے حاضر ہوئے - تو فرمایا مفتی صادق کو بلاؤ" - عاجز قدموں میں حاضر تھا - عرض کی گئی کہ بندہ حاضر ہے - اشارہ کیا کہ کاغذ قلم لو - اور مفصلہ ذیل الفاظ لکھائے جو کہ ناظرین کو جلد پہنچانے کی خاطر خصوصیت کے ساتھ چھپوا کر اسی ہفتہ کے اخبار کیساتھ بطور ضمیمہ کے شامل کئے جاتے ہیں - ایڈیٹر"

فرمایا - ابتلا[1] دنیا میں تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم وہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :- اذا ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن (اور جب ابراہیم پر اس کے رب نے بعض باتوں سے ابتلاء ڈالا تو اس نے انکو پورا کیا) دوسری قسم وہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :- و بلونھم بالحسنت والسیاٰت لعلھم یرجعون (اور ہم نے اونکو دکھوں اور سکھوں کے ابتلاء میں ڈالا تاکہ وہ رجوع کریں) اور تیسری قسم وہ ہے جسکی نسبت فرمایا ہے - نبلوھم بما کانوا یفسقون (ہم ان کو ابتلاء میں ڈالتے ہیں بسبب اس کے کہ اونہوں نے فسق اختیار کیا) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں حُسن ظن کا حکم دیا ہے - قرآن شریف میں آیا ہے - یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم - اور حدیث شریف نے تو مطلقاً سوء ظن سے منع ہی کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے :- ایاکم والظن - ان الظن اکذب الحدیث - مجھ پر جو ابتلاء اس وقت آیا ہے یہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی بڑی غریب نوازیوں - رحمتوں اور فضلوں کا نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ نے بہت سے دلوں کی حالت کو جن کے ساتھ محبت میرے لئے ضروری تھی مجھ پر ظاہر فرمایا بعض ایسے نفوس ہیں جنکی مجھے خبر نہ تھی کہ وہ میرے ساتھ اور جماعت کے ساتھ محبت کا کیا تعلق رکھتے ہیں لیکن اس بیماری میں جو خدمت رات دن انہوں نے کی ہے اس سے ان کے اخلاص کا اظہار ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان نفوس کے صفات کو ظاہر کردیا - یہ خدا تعالیٰ کی غریب نوازی ہے کہ وہ لوگ دل سے ایسی خدمت کر رہے ہیں - میں اون تمام لوگوں کا جنہوں نے اس وقت میری ہمدردی کی ہے شکر گذار ہوں - ہمارے دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب اور ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ان سب نے اس وقت جو ہمدردی کی ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس کے عوض اس جہان میں بھی ضرور اور مجھے کامل امید ہے کہ عاقبت میں بھی خدا تعالیٰ انکو نعم البدل عطا کریگا - وہ تمام لوگ جو کہ ہمدردی میں شامل ہوئے ہیں وہ یقین رکھیں کہ یہ خداداد موقعہ تھا اور ایسا موقعہ ہمیشہ نہیں ملا کرتا - لاہور کے لوگوں میں سے میاں چراغ الدین صاحب بمعہ اپنے کنبے کے خاص شکریہ کا مستحق ہے اس نے اپنے اور بیماری کی حالت میں آکر وہ بہت ہمدردی کرتے رہے آخر میں عجائبات الٰہی کی بات ہے کہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب صرف ہمدردی کے لئے بہت دور سے آئے ہیں اور اس سے زیادہ یہ کہ سید محمد احسن صاحب (امروہی) باوجود پیری و بیماری و باوجود ضرورت خانہ داری[2] عیادت کے لئے تشریف لائے ہیں یہ عیادت انشاء اللہ معمولی نہ ہوگی ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے حضور مراتب رکھتی ہے ایمان کے بھی مراتب ہیں اور کفر کے بھی مراتب ہیں - شرک کے بھی مراتب ہیں اخلاص کے بھی مراتب ہیں اسی طرح عیادت کے بھی مراتب ہیں - میں انشاء اللہ سب کے واسطے دُعا کرونگا اور خدا کے حضور ان سب باتوں کے واسطے شکریہ کرتا ہوں - فرمایا بعض لوگوں کو ظاہری خدمت کی توفیق نہیں دیگئی وہ دُعا کریں اور میں امید کرتا ہوں کہ دُعا کرتے ہونگے یہ بھی ہمدردی ہے اور عیادت میں داخل ہے اللہ تعالیٰ کا رحم میرے حال پر ہے میں اچھا ہوں - ڈاکٹر رشید الدین کو مخاطب کر کے فرمایا میں اچھا ہوں بہت شکر ہے اگر یہ ابتلاء نہ ہوتا تو آپکو عیادت کا ثواب کیونکر ہوتا +

فرمایا - میرا دل مطمئن ہے اس ذات کے برابر مجھے کوئی محبوب اور پیارا نہیں نہ کوئی اس جیسا میرا حامی و مددگار ہے اسکا کرم اور فضل حد سے زیادہ میرے ساتھ شامل ہے ایسے وقت میں مجکو اس نے ایسی ایسی جگہ سے رزق پہنچایا ہے جہاں انسان کا وہم و گمان نہیں پہنچ سکتا گویا طب کے پیشے میں جو ہوشیاری تھی ان دنوں میں اسکو بھی دور کر دیا ہے اور مخفی طریقوں سے رزق دیا ہے - میرے گھر میں جو کچھ رزق پہنچا ہے اسمیں کسی کا کوئی احسان جلوہ گر نہیں صرف اسی اللہ کا احسان ہے اور یہ امر دیکھنے والوں کی نظروں میں بہت عجیب ہے -

[1] نوٹ - کسی شخص کے اندر جو جوہر رکھا گیا ہے اُسے ظاہر کر دینے کو ابتلاء کہتے ہیں -

[2] ان کے گھر میں وضع حمل کے ایام بہت قریب ہیں -